Scholar Insight Journal
https://scholarinsightjournal.com/
Volume.3, Issue.4 (Nov-Dec-2025)
Acceptance Date26-11-2025

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 15-12-2025

واقعات سیرت غزوہ احد تا غزوہ احزاب: تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

Events of Seerah from the Battle of Uhud to the Battle of Ahzab: A Research and Analytical Study

Adeel Majeed
Ph.D. Research Scholar, Department of Islamic Studies, University of Gujrat, Gujrat،
Email: adeeljalali.aj@gmail.com

Dr. Rizwan Younas
University of Gujrat, Gujrat Lecturer, Department of Islamic Studies,
Email: rizwan.younas@uog.edu.pk

ABSTRACT

The Seerah of the Holy Prophet ﷺ is the luminous chapter of human history that provides complete guidance for every aspect of life. The blessed life of the Prophet Muhammad ﷺ is not only a source of spiritual and moral training but also presents a comprehensive and balanced system of life in political, military, social, and intellectual spheres. The battles of the Prophet ﷺ are regarded among the most significant events of Seerah because they highlight various dimensions of the consolidation of the Islamic state, the collective training of Muslims, the confrontation against the conspiracies of the enemies of Islam, and the practical implementation of Islamic teachings. The period from the Battle of Uhud to the Battle of Ahzab was an extremely sensitive, decisive, and challenging phase in Islamic history. During this time, Muslims faced external attacks, internal hypocrisy, political conspiracies, and social difficulties; however, the wisdom, insight, patience, and leadership of the Holy Prophet ﷺ transformed every crisis into success and stability. The Battle of Uhud served as a great lesson in obedience, discipline, and collective responsibility for the Muslims, where temporary hardship laid strong foundations for the future of the Muslim community. Similarly, the Battle of Ahzab was a major attack against the Islamic state by a united alliance of Arab disbelievers and Jewish tribes, which demonstrated the political wisdom, military strategy, and unity of the Muslims. These events were not merely military confrontations but also carried profound intellectual, moral, and educational lessons that played a fundamental role in shaping Islamic society. A research-based and analytical study of these battles reveals that the Holy Prophet ﷺ always preferred peace, wisdom, consultation, and justice, and considered war only as a last resort. Furthermore, these events highlight the importance of leadership, patience, sacrifice, collective awareness, and strategic planning against enemy conspiracies. In the contemporary era, when the Muslim world faces various political, social, and intellectual challenges, the events from Uhud to Ahzab can serve as a significant source of unity, steadfastness, and strategic guidance for the Muslim Ummah. Therefore, the research and analytical study of these battles is not only historically

important but also highly beneficial and effective in understanding the demands of the modern age and presenting the practical spirit of Islamic thought.
Keywords: Seerah of the Prophet ﷺ, Battle of Uhud, Battle of Ahzab, Islamic History, Leadership, Islamic State, Military Strategy

سیرتِ نبوی ﷺ انسانی تاریخ کا وہ روشن باب ہے جس میں زندگی کے ہر شعبے کے لیے مکمل رہنمائی موجود ہے۔ رسولِ اکرم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ نہ صرف روحانی و اخلاقی تربیت کا سرچشمہ ہے بلکہ سیاسی، عسکری، سماجی اور فکری میدانوں میں بھی ایک جامع اور متوازن نظامِ حیات پیش کرتی ہے۔ غزواتِ نبوی ﷺ کو سیرت کے اہم ترین واقعات میں شمار کیا جاتا ہے کیونکہ ان کے ذریعے اسلامی ریاست کے استحکام، مسلمانوں کی اجتماعی تربیت، دشمنانِ اسلام کی سازشوں کے مقابلے اور دینِ اسلام کے عملی نفاذ کے مختلف پہلو نمایاں ہوتے ہیں۔ غزوۂ اُحد سے غزوۂ احزاب تک کا دور اسلامی تاریخ میں نہایت حساس، فیصلہ کن اور آزمائشوں سے بھرپور مرحلہ تھا۔ اس عرصے میں مسلمانوں کو بیرونی حملوں، اندرونی منافقت، سیاسی چالوں اور معاشرتی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، مگر رسولِ اکرم ﷺ کی حکمت، بصیرت، صبر اور قیادت نے ہر بحران کو کامیابی اور استحکام میں تبدیل کر دیا۔ غزوۂ اُحد مسلمانوں کے لیے اطاعت، نظم و ضبط اور اجتماعی ذمہ داری کا عظیم سبق تھا، جہاں وقتی آزمائش نے امت کو مستقبل کے لیے مضبوط بنیادیں فراہم کیں۔ اسی طرح غزوۂ احزاب اسلامی ریاست کے خلاف کفارِ عرب اور یہودی قبائل کے متحدہ محاذ کا ایک بڑا حملہ تھا، جس نے مسلمانوں کی سیاسی بصیرت، عسکری حکمتِ عملی اور باہمی اتحاد کو نمایاں کیا۔ اس دور کے واقعات محض جنگی معرکے نہیں بلکہ فکری، اخلاقی اور تربیتی پہلوؤں کے حامل عظیم اسباق ہیں، جنہوں نے اسلامی معاشرے کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کیا۔ ان غزوات کے تحقیقی و تجزیاتی مطالعے سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے ہر موقع پر امن، حکمت، مشاورت اور عدل کو ترجیح دی اور جنگ کو صرف آخری حل کے طور پر اختیار کیا۔ مزید برآں، ان واقعات سے قیادت، صبر، قربانی، اجتماعی شعور اور دشمن کی سازشوں کے مقابلے میں حکمتِ عملی کی اہمیت بھی نمایاں ہوتی ہے۔ عصرِ حاضر میں جب مسلم دنیا مختلف سیاسی، سماجی اور فکری چیلنجز کا شکار ہے، غزوۂ اُحد سے غزوۂ احزاب تک کے واقعات امتِ مسلمہ کے لیے اتحاد، استقامت اور حکمتِ عملی کا اہم ذریعہ بن سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان غزوات کا تحقیقی اور تجزیاتی مطالعہ نہ صرف تاریخی اہمیت رکھتا ہے بلکہ موجودہ دور کے تقاضوں کو سمجھنے اور اسلامی فکر کی عملی روح کو اجاگر کرنے میں بھی نہایت مفید اور مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

واقعات سیرت غزوہ احد تا غزوہ احزاب

ام المؤمنین حضرت سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عقد مبارک

ماہ شعبان المعظم تین ہجری میں رسول پاک ﷺ نے حضرت سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عقد نکاح فرمایا۔ 1 ام

المؤمنین حضرت سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما امیر المؤمنین حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں، ان کی پہلی شادی حضرت سیدنا خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی، حضرت خنیس بن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اولین مسلمانوں میں سے ہیں، دوبار ہجرت کی، پہلی بار حبشہ کی طرف اور دوسری بار مدینہ شریف کی جانب ہجرت کی، بدری صحابی ہیں، غزوہ احد میں بھی شرکت کی اور احد کے میدان میں ہی آپ کو شدید زخم آئے اور انہی زخموں کی وجہ سے ایک عرصہ کے بعد آپ کا وصال ہوا، حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس وقت ابھی جوانی میں تھیں کہ شوہر کا وصال ہو گیا، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحبزادی کے رشتے کی تلاش میں کوشاں تھے، بڑے ہی غور و خوض کے بعد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رشتے کی پیشکش کی، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواباً مکمل خاموشی اختیار فرمائی، اس سکوت سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت زیادہ دکھ پہنچا، اس کے بعد آپ کی توجہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف گئی، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سوچا کہ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ ان کی اہلیہ حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت رسول ﷺ کا ابھی کچھ ایام قبل وصال ہوا ہے، تو کیوں نہ ان سے رشتے کی بات کی جائے، آپ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رشتے کی بات کی تو انہوں نے شادی کرنے سے معذرت کر لی اور فرمایا کہ میں ابھی شادی کا ارادہ نہیں رکھتا، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سارا معاملہ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری بات سن کر مسکرا پڑے اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ "حضرت حفصہ سے وہ شادی کرے گا جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہت بہتر اور بہت زیادہ اعلیٰ ہے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شادی اس سے ہو گی جو حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل و اعلیٰ ہے، حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر سمجھ گئے اور خوشی سے جھوم اٹھے، اور پھر حضور علیہ السلام کی بارگاہ سے اپنے گھر کی جانب چل پڑے تاکہ اپنی بیوہ صاحبزادی کو یہ خوشخبری سنا سکیں اور اپنے پیارے دوستوں حضرت ابو بکر و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھی یہ خوشی بھری خبر دے سکیں، اتفاقاً پہلے ملاقات ہی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہو گئی، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جونہی حضرت عمر سے ملے تو چہرے کی چمک دیکھتے ہی سمجھ گئے، مبارکباد دی اور ساتھ ایک بات بھی فرمائی "فرمایا عمر مجھ سے ناراض مت ہوں، چونکہ رسول پاک ﷺ نے حضرت سیدہ حفصہ کا تذکرہ میرے ساتھ کیا تھا "فلم أكن لأفشي سر رسول الله عليه السلام" میں نبی پاک علیہ السلام کا راز افشا نہیں کرنا چاہتا تھا، یعنی میں حضور علیہ السلام کا راز رکھنا چاہتا تھا کسی کو بتانا نہیں چاہتا تھا، اگر حضور علیہ السلام حضرت حفصہ سے شادی نہ کرتے تو میں ضرور انہیں اپنے نکاح میں لے لیتا، حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آٹھ سال تک رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجیت

CC BY

میں رہ کر آقا علیہ السلام کی صحبت ورفاقت کا فیضان حاصل کرتی رہیں، شعبان المعظم 45 ہجری میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہوا۔2

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالی عنہا سے عقد مبارک

سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالی عنہا کی شادی ماہ جمادی الثانی تین ہجری میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوئی۔ رسول پاک ﷺ کی صاحبزادی حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ سے ہوئی تھی، غزوہ بدر کے موقع پر سیدہ رقیہ بنت رسول ﷺ کا وصال ہو گیا، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اچھے اور عمدہ اخلاق اور بنت رسول ﷺ کے ساتھ حسن سلوک کی بنیاد پہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی دوسری صاحبزادی حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا رشتہ بھی حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ سے کر دیا۔3

حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادتِ باسعادت

ماہ رمضان المبارک کی 15 تاریخ تیسری ہجری میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالی عنہ کو اللہ تعالیٰ نے خوبصورت بیٹا عطا فرمایا، جن کا نام حسن رکھا گیا، حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیٹے کا نام حرب رکھا مگر رسول پاک ﷺ نے حسن نام رکھا، امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالی عنہ کی ظاہری صورت طیبہ اور باطنی سیرت طیبہ اپنے نانا جان حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت زیادہ مشابہ تھی۔4

واقعہ رجیع

رجیع مکہ شریف اور عسفان کے درمیان بنو حزیل کے علاقے میں ایک جگہ ہے، اسے رجیع کہتے ہیں۔5

رجیع مقام پہ شہید ہونے والے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی المناک داستان

واقعہ رجیع ماہ صفر المظفر چار ہجری میں پیش آیا، مضری قبائل میں سے عضل اور قارہ کے کچھ لوگ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عریضہ پیش کیا کہ ہمارے علاقے میں اسلام کی شاخ مضبوط ہو رہی ہے، اسلام پھیل رہا ہے، آپ ایسا کریں کچھ صحابہ کرام علیہم الرضوان کو ہمارے پاس بھیج دیں جو ہمیں دین متین کے متعلق بتائیں اور شریعت اسلامیہ اور اس کے احکام سکھائیں، رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی خبر و جاسوسی کے لیئے ایک دستہ بھیج دیا، اس دستے پر حضرت سیدنا عاصم بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر منتخب فرمایا، جس وقت یہ لوگ روانہ ہوئے اور عسفان و مکہ شریف کے درمیان پہنچ گئے تو ایک قبیلے بنو لحیان کو اس کی خبر ہو گئی، 100 تیر انداز رسول اللہ ﷺ کی جانب سے بھیجے گئے دستے کے پیچھے لگ گئے اور وہاں تک پہنچ گئے جس مقام پہ یہ دستہ قیام کیئے ہوئے تھا، جس وقت اصحابِ رسول ﷺ نے تیر اندازوں کو دیکھا تو

CC BY

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 15-12-2025

وہ ایک اونچے ٹیلے پر چڑھ کے بیٹھ گئے، اسی دوران پیچھا کرنے والے بھی مدینہ شریف سے آئے ہوئے اصحابِ رسول ﷺ کے دستے تک پہنچ گئے اور انہیں گھیرے میں لے لیا اور کہا تم سارے کے سارے لوگ نیچے اتر آؤ، اگر تم لوگ ہمارے کہنے پہ نیچے اتر آؤ گے تو ہم تم سے وعدہ کرتے ہیں ہم تمہیں کچھ بھی نہیں کہیں گے اور تم میں سے کسی کو بھی قتل نہیں کریں گے، حضرت سیدنا عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواباً فرمایا کہ میں تو کسی کافر کی پناہ میں نیچے نہیں اتروں گا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی "اے اللہ کریم ہمارے احوال کے متعلق اپنے پیارے محبوب ہمارے آقا علیہ السلام کو باخبر فرما" اور پھر ان کافروں سے لڑائی شروع ہو گئی، ان لوگوں نے حضور علیہ السلام کے اصحاب پہ تیروں کی بارش کر دی اور اس دستے کے اکثر افراد کو شہید کر دیا جن میں اس دستے کے امیر حضرت سیدنا عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے، تین اصحابِ رسول ﷺ محفوظ رہے، ان میں سے ایک حضرت سیدنا خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، دوسرے حضرت سیدنا زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک اور صحابیٔ رسول علیہ السلام تھے، کفار کے بار بار امان اور پختہ وعدے کے بعد جس وقت یہ تینوں حضرات ٹیلے سے نیچے اتر آئے تو کفار نے فوراً ان کو گرفتار کر لیا اور باندھ دیا، وہ جو تیسرے صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے وہ فرمانے لگے یہ تمہارا پہلا دھوکہ ہے، میں تو ہرگز تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا، ان ظالموں نے اسی مقام پہ اس تیسرے صحابی کو بھی شہید کر دیا، اب صرف اس دستے کے دو اصحاب باقی بچے، حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدنا زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، وہ لوگ حضرت سیدنا خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدنا زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکہ مکرمہ میں لے آئے، حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹوں نے خریدا، کیونکہ حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میدانِ بدر میں حارث کو واصل جہنم کیا تھا۔ حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھ دن ان کے پاس قید میں رہے اور پھر انہوں نے حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرنے کا پروگرام بنا لیا۔

جب حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی شہادت کا پورا یقین ہو گیا تو آپ نے ان کی کسی خاتون سے اپنی نظافت اور صفائی کے لیئے استرا مانگا، اس عورت نے استرا لا کے دے دیا، اسی دوران ان کا ایک بچہ چلتے چلتے حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچ گیا، آپ نے اس بچے کو اپنی گود میں بٹھا لیا، وہ عورت بہت زیادہ خوفزدہ ہو گئی، جس وقت حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس خاتون کو اپنے بچے کے متعلق پریشان ہوتے اور ڈرتے دیکھا تو آپ نے فرمایا "تم کیا سمجھ رہی ہو میں اسے قتل کر دوں گا؟ میں ہرگز بھی اس بچے کو کچھ نہیں کہوں گا" اور پھر اسی عورت کا بیان ہے کہ میں نے کبھی بھی حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جیسا کوئی قیدی نہیں دیکھا اور ساتھ وہ بتاتی ہے کہ حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی قید کے دوران انگور کا گچھا پکڑے انگور کھا رہے تھے، حالانکہ وہ انگور کا موسم نہیں تھا اور نہ اس وقت مکہ شریف میں کوئی پھل موجود تھا، اور ویسے بھی وہ

زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے، یقیناً یہ ان کو ان کے اللہ کریم کی طرف سے عطا کیا گیا، اس کے بعد جس وقت حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کرنے کے لیئے حدودِ حرم سے باہر لے کر گئے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ میں دو رکعت نفل پڑھنا چاہتا ہوں، اجازت دی گئی، آپ نے جلدی جلدی دو رکعت نماز نفل ادا کیئے اور ساتھ ہی فرمایا کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تمہارے ذہن میں یہ آئے گا میں نے موت کے ڈر سے نماز لمبی کر لی ہے اور موت کی گھبراہٹ سے نماز کو طول دے رہا ہوں تو میں اس سے زیادہ نماز پڑھتا اور بہت زیادہ لمبی نماز پڑھتا، حضرت خبیب ہی پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے اپنی شہادت سے قبل نفل پڑھنے کی سنت اور طریقے کو رائج کیا، اس کے بعد حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اللہ کی بارگاہ میں عرض کیا اے میرے اللہ ان میں سے کوئی بھی عذاب سے بچنے نہ پائے اور پھر آپ نے اشعار پڑھے۔

ولست أبالي حين أقتل مسلماً — على أي شق كان لله مصرعي
وذلك في ذات الإله وإن يشأ — يبارك على أوصال شلو ممزع
فلست بمبد للعدو تخشعا — ولا جزعا عن إني الى الله مرجعي ۔6

جب میں اسلام کی حالت میں اور اسلام کی وجہ سے شہید کیا جا رہا ہوں تو مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ میں اللہ کی راہ میں کس پہلو پہ نیچے گروں گا، یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہی ہے اور اگر وہ پروردگار چاہے گا تو میرے اس ٹکڑے ٹکڑے جسم کے جوڑوں پر بھی بہت زیادہ برکتیں نازل فرمائے گا۔ میں ہر گز بھی دشمن کے سامنے گھبراہٹ اور جزع فزع کا اظہار نہیں کروں گا، میں اپنے خالق ومالک کی طرف ہی لوٹ کر جا رہا ہوں۔

اس کے بعد عقبہ بن حارث آگے بڑھا اور اس ظالم نے صحابیٔ رسول حضرت سیدنا خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا، دوسری جانب قریش نے آقا علیہ السلام کے صحابی حضرت سیدنا عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم مبارک کی طرف کچھ لوگ بھیجے تاکہ پہچاننے کی غرض سے ان کے جسم اقدس کا کوئی حصہ کاٹ کے لے آئیں، کیونکہ حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میدانِ بدر میں کافروں کے بہت بڑے سردار کو واصل جہنم کیا تھا، قریش مکہ اس نیت سے ادھر پہنچے کہ ہم ان کے جسم کا کوئی حصہ کاٹ کے لے آئیں، اللہ کریم نے حضرت سیدنا عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم مبارک کی حفاظت کے لیئے بھڑوں کا ایک بہت بڑا چھتہ بھیج دیا، اس چھتے نے کفار کو ان کے جسم مبارک کے قریب ہی نہ آنے دیا، کفار ان کے جسم کا کوئی بھی حصہ نہ کاٹ سکے۔7

حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عشق مصطفیٰ ﷺ

جس وقت حضرت سیدنا زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرنے کے لیئے لایا گیا تو حضرت ابو سفیان رضی اللہ تعالی عنہ جو کہ ابھی اس وقت کلمہ پڑھ کے مسلمان نہیں ہوئے تھے وہ کہنے لگے "اے زید کیا تم یہ چاہتے ہو اور اس چیز کو پسند کرتے ہو کہ اس وقت

تمہاری جگہ پہ تمہارے نبی پاک ﷺ کو شہید کر دیا جاتا اور تم اپنے گھر میں آرام سے بیٹھے ہوتے؟ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تڑپ کر آگے سے جواب دیا اور فرمایا "اللہ کی قسم مجھے تو یہ بھی پسند نہیں کہ میرے محبوب علیہ السلام کے پاؤں میں کوئی کانٹا بھی چبے "اس کے بعد حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کہا "مارایت من الناس أحدا یحب أحدا کحب أصحاب محمد محمدا ﷺ" میں نے آج تک کسی کو بھی کسی سے اتنی محبت کرتے نہیں دیکھا جتنی محبت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کرتے ہیں۔8

واقعہ بئر معونہ

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ يُرْزَقُوْنَ ۔9

اور جو اللہ کی راستے میں شہید کئے گئے ہیں انہیں ہر گز مردہ خیال نہ کرنا، بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، انہیں رزق دیا جاتا ہے۔

صفر المظفر 4 ہجری میں ابو براء عامر بن مالک کی قیادت میں بنو عامر کا ایک وفد مدینہ شریف آیا اور حضور علیہ السلام سے ملاقات کی، نبی پاک علیہ السلام نے انہیں اسلام کی دعوت دی، انہوں نے دعوت تو قبول نہ کی مگر انکار بھی نہ کیا، ابو براء نے حضور علیہ السلام سے یہ کہا کہ آپ ہمارے ہمراہ قرآن کریم پڑھنے والے قراء اصحاب روانہ کر دیں تاکہ وہ نجد والوں کو اسلام کی دعوت پیش کریں، نبی پاک علیہ السلام نے ان کی جانب سے خطرہ محسوس فرمایا، لیکن ابو براء نے اطمینان دلایا اور کہا کہ وہ سارے میری پناہ میں ہوں گے، جس سے نبی پاک علیہ السلام کو اطمینان ہو گیا، نبی کریم علیہ السلام نے اپنی جانب سے ایک خط وہاں کے عامر بن طفیل نامی آدمی کے نام تحریر فرمایا، نبی پاک ﷺ نے حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ماموں جان "حضرت سیدنا حرام بن ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ "کی قیادت میں 70 اصحاب پہ مشتمل افراد کو روانہ فرمادیا، ان 70 اصحاب میں انصار اور مہاجرین صحابہ شامل تھے، معروف صحابیٔ رسول حضرت عامر بن فہیرہ بھی ان میں موجود تھے۔

یہ لوگ چلتے چلتے نجد کے ایک علاقے "بئر معونہ" پہنچ گئے، امیر قافلہ حضرت سیدنا حرام بن ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جاتے ہی عامر بن طفیل سے ملاقات کی اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط اسے دیا، عامر بن طفیل نے جس وقت خط پڑھا تو اپنے پاس کھڑے آدمی کو اشارہ کیا جس نے صحابیٔ رسول حضرت سیدنا حرام بن ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پشت میں نیزہ مارا جس سے آپ موقع پر ہی شہید ہو گئے۔ شہادت سے پہلے آپ نے فرمایا "فزت برب الکعبۃ" رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا، اس کے بعد عامر بن طفیل نے بنو عامر کو اپنے ساتھ مدد اور تعاون کے لیئے آواز دی تو انہوں نے اپنے سردار ابو براء کے معاہدے کی بنیاد پہ عامر کے ساتھ تعاون کرنے سے انکار کر دیا، پھر عامر نے بنو عامر قبیلے کے آس پاس پڑوس میں جو قبائل آباد تھے انہیں

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 15-12-2025

پکارا، وہ لوگ عامر بن طفیل کی مدد کرنے کے لیئے اس کے ساتھ چل پڑے، ان قبائل میں قبیلہ "رعل، ذکوان اور عصیہ" کے لوگ عامر بن طفیل کے ساتھ نکلے، جن قبائل کا ذکر اوپر گزرا انہوں نے عامر بن طفیل کے ہمراہ جاکے نبی پاک علیہ السلام کے تمام صحابہ کو شہید کر دیا، ان میں سے صرف دو صحابہ باقی بچے، ان میں سے ایک حضرت سیدنا عمرو بن امیہ ضمری اور دوسرے منذر بن محمد بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھے جو اس وقت جانور چرانے میں مصروف تھے۔

اس کے بعد حضرت منذر بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی شہید کر دیا گیا اور عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قیدی بنالیا گیا، جس وقت ان لوگوں کو پتہ چلا یہ ضمری ہے تو عامر بن طفیل نے حضرت عمرو کے پیشانی کے بال کاٹ دیئے اور انہیں رہا کر دیا، رہائی کے بعد حضرت عمرو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے لیئے چل پڑے، جس وقت آپ آرہے تھے تو آپ نے دیکھا رستے میں بنو عامر کے دو آدمی موجود ہیں جن کے ساتھ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معاہدہ بھی فرما چکے تھے اور معاہدہ چل رہا تھا مگر حضرت عمرو بن امیہ ضمری اس سے لاعلم تھے، انہوں نے مسلمانوں کے خون کا بدلہ اور انتقام لینے کے لیئے بنو عامر کے دونوں آدمیوں کو قتل کر دیا اور اس کے بعد رسول پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کیا اور بتایا کہ ان ظالموں نے تمام قراء صحابہ کرام علیہم الرضوان کو شہید کر دیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ان دو مقتولوں کا بھی ذکر کیا جنہیں حضرت عمرو بن امیہ ضمری نے قتل کیا تھا، اس کے بعد رسول پاک ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ جن دو آدمیوں کو تم نے قتل کیا ہے ان کے ساتھ ہمارا معاہدہ ہوا ہوا تھا لہذا میں ان کی دیت ضرور ادا کروں گا۔10

ابو براء کو اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت کی خبر

ابو براء جو حضور علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کے قراء صحابہ کو لے کے گیا تھا، جب اسے پتہ چلا کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جن صحابہ کو پناہ دی تھی اور انہیں اپنی نگرانی میں لے کے آیا تھا انہیں میرے بھتیجے عامر بن طفیل نے قتل کر دیا ہے تو اسے بہت زیادہ رنج پہنچا، ابو براء کا بیٹا ربیعہ عامر بن طفیل سے قراء صحابہ کے قتل کا انتقام لینے کے لیئے چل پڑا کہ اس آدمی نے میرے والد ابو براء کی دی ہوئی پناہ کو توڑا ہے میں اس سے بدلہ لوں گا، جب وہ انتقام لینے کے لیئے گیا تو عامر بن طفیل نے جواباً ابو براء کے بیٹے ربیعہ کو بھی قتل کر دیا۔

رسول پاک ﷺ کا ردِ عمل

فدعا النبي صلى الله عليه وسلم عليهم ثلاثين صباحا۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بئر معونہ میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کو شہید کرنے والوں کے خلاف پورا مہینہ قنوت پڑھتے رہے اور بئر معونہ کے مظلوم قراء کرام کے قاتلین کے خلاف 30 دن تک دعائے نقصان کی، یہاں تک کہ نبی کریم علیہ السلام

"رعل، ذکوان اور عصیہ قبائل کے نام لے کر ان کے خلاف دعائے نقصان کیا کرتے تھے۔ 11

نبی پاک ﷺ عامر بن طفیل کے خلاف بھی دعائے نقصان کرتے رہے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ موزی شخص طاعون کی بیماری میں مبتلا ہوا اور اپنے گھوڑے پہ بیٹھ کر کسی جانب روانہ ہونے لگا مگر وہ گھوڑے کی پشت پر ہی واصل جہنم ہو گیا یہاں تک کہ جنگلوں کے درندے اس کی غلیظ لاش کو نگل گئے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس وقت اپنے دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان کو قراء صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شہادت کی خبر دی تو ساتھ ہی ساتھ آقا علیہ السلام نے یہ بھی بتایا کہ تمہارے ساتھی تو جام شہادت نوش کر گئے مگر انہوں نے اپنے پاک پروردگار کی بارگاہ میں یہ عریضہ پیش کیا کہ ہمارے رب ہمارے متعلق ہمارے بھائیوں کو بتا دینا کہ ہم تجھ سے راضی ہو گئے ہیں اور تو ہم سے راضی ہو گیا ہے، اللہ کریم نے ان کے بارے میں جو خبر دی اور قرآن کریم اتارا وہ کچھ عرصہ تک تلاوت ہوتا رہا "بلغوا عنا قومنا انا لقينا ربنا فرضي عنا وارضانا"

ہماری طرف سے ہمارے عزیزوں اور رشتہ داروں تک یہ پیغام پہنچا دے کہ ہم اپنے اللہ کریم کو جا ملے، وہ ہم سے راضی ہو گیا اور اس نے ہم کو بھی راضی کر دیا۔ 12

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہدائے رجیع کی طرح شہدائے بئر معونہ پہ بھی بہت زیادہ غم لاحق ہوا، کیونکہ رسول پاک ﷺ کو یہ دونوں خبریں ایک ہی دن ملیں، یہ دونوں واقعات بہت بڑی آزمائش اور بہت زیادہ تکلیف دہ واقعات تھے، کیونکہ اتنے صحابہ کرام علیہم الرضوان جنگوں میں بھی شہید نہ ہوئے تھے جتنے بدعہدیوں کی وجہ سے جام شہادت نوش کر گئے اور پھر وہ تھے بھی قرآن کریم کے حفاظ، جو دین کی دعوت دینے والے اور مبلغین صحابہ کرام تھے، ان عظیم اصحابِ مصطفیٰ کریم علیہ السلام کی عظیم قربانی ہمیں یہ سبق دیتی ہے اور ہمیں یہ پیغام دیتی ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے دین کی خاطر اور دین کے ابلاغ کے لیئے اور اس کی دعوت کے لیئے گراں قدر خدمات سرانجام دیں اور قربانیاں پیش کی ہیں، جیسا کہ ابھی ماقبل میں گزرا کہ جس وقت حضرت سیدنا حرام بن ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پشت میں نیزہ مارا گیا تو انہوں نے کہا تھا "فزت برب الکعبة" رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اگرچہ وہ شہید ہوئے ہیں مگر اصل فاتح وہی قرار پاتے ہیں، اللہ کریم نے سچ فرمایا ہے:

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ؕ وَ نَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖۤ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۖ فَتَرَبَّصُوْۤا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ۔ 13

آپ فرماؤ، تم ہمارے اوپر دو اچھی خوبیوں میں سے ایک کا انتظار کر رہے ہو اور ہم تم پر انتظار کر رہے ہیں کہ

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 15-12-2025

اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی طرف سے یا ہمارے ہاتھوں سے عذاب دے تو تم انتظار کرو اور ہم (بھی) منتظر ہیں۔

شہداء اور ان کے متعلق احکامات

3 ہجری میں غزوہ احد ہوا اور اسی موقع پر کثیر صحابہ کرام علیہم الرضوان جام شہادت نوش کر گئے، اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران میں ارشاد فرمایا:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ يُرْزَقُوْنَ ۔ 14

اور جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کئے گئے انہیں ہرگز مردہ خیال نہ کرنا بلکہ وہ اپنے رب تعالیٰ کے پاس زندہ ہیں، انہیں رزق دیا جاتا ہے۔

شہدا زندہ ہیں

سورہ آل عمران کی مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی مرویات میں سے ایک روایت پیش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لما أصيب إخوانكم بأحد جعل الله أرواحهم في جوف طير ترد أنهار الجنه وتأكل من ثمارها وتأوي إلى قناديل من ذهب معلقة في ظل العرش...الخ جس وقت احد کے میدان میں تمہارے بھائیوں کو شہید کر دیا گیا تو اللہ کریم نے ان کی روحوں کو سبز رنگ کے پرندوں کے پیٹوں میں رکھ دیا جو جنت کی نہروں پہ آتے ہیں اور جنت کے پھلوں اور میوہ جات میں سے کھاتے ہیں اور سونے کی قندیلوں میں آرام کرتے ہیں جنہیں عرش کے سائے میں لٹکایا گیا ہے، جس وقت ان شہداء نے اپنے کھانے پینے اور اپنے آرام کرنے کی جگہ کو بہترین اور خوبصورت اور پر سکون پایا تو بولے کون ہے جو ہماری جانب سے ہمارے بھائیوں کو پیغام پہنچائے گا کہ ہم تو جنت میں زندہ ہیں اور ہمیں رزق بھی دیا جاتا ہے تا کہ وہ جہاد سے کنارہ کشی اختیار نہ کریں اور پوری دل جمی سے اللہ کے راستے میں جہاد کریں اور اسکی راہ میں بزدلی نہ دکھائیں؟؟؟

اس وقت اللہ کریم نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری طرف سے تمہارے بھائیوں کو میں تمہارا پیغام پہنچاؤں گا اور پھر اس کے بعد اللہ کریم نے

"وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ يُرْزَقُوْنَ ۙ"

یہ آیت نازل فرمائی۔15

فضائل وحیات الشہداء اور حدیثِ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے آپ بیان فرماتے ہیں کہ میں غزوہ احد میں اپنے اباجی

CC BY

کی شہادت کے بعد رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، رسول پاک ﷺ نے مجھے دیکھا اور فرمایا کہ میں تمہیں غمزدہ دیکھ رہا ہوں کیا وجہ ہے؟؟

میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میدان احد میں میرے ابا جی شہید ہو گئے ہیں اور کثیر اہل وعیال اور قرض بھی چھوڑ کر گئے ہیں اس وجہ سے غمزدہ ہوں، رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں تمہارے والد صاحب کی حالت کے بارے میں خوشخبری نہ سناؤں جس میں اللہ کریم نے تمہارے والد محترم پر خاص مہربانی فرماتے ہوئے ان سے ملاقات فرمائی ہے؟

میں نے عرض کی جی آقا ﷺ آپ مجھے ضرور بتائیں، رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا "وأحیا أباک فکلمہ کفاحا" اللہ کریم نے تمہارے والد محترم کو زندہ فرمایا اور ان سے کلام بھی فرمایا اور بلا حجاب انہیں کلام کا شرف عطا فرمایا اور ساتھ یہ فرمایا "اے میرے بندے تم مجھے اپنی تمنا اور آرزو بتاؤ اور اپنی تمنا پیش کرو میں تمہیں وہ عطا فرماؤں گا، تمہارے والد صاحب نے عرض کیا میرے اللہ میں چاہتا ہوں کہ تو مجھے دنیا کی طرف لوٹا دے تاکہ تیرے راستے میں دوبارہ شہید کیا جاؤں، اللہ کریم نے فرمایا یہ تو پہلے ہو چکا ہے، بغیر کسی شک وشبہ کے وہ اس کی طرف نہیں لوٹائے جائیں گے تو تمہارے والد صاحب نے آگے سے عرض کیا میرے اللہ کریم ہمارے بعد جو پیچھے زندہ ہیں ان تک میری یہ خبر پہنچا دے، اس وقت اللہ کریم نے یہ آیت نازل فرمائی۔16

امام قرطبی علیہ الرحمہ اور حیات الشہداء کے متعلق خوبصورت نظریہ

مذکورہ احادیث پیش کر کے امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں مفسر اس بارے میں یہ کہتا ہوں کہ "شہداء زندہ ہیں" اور انہیں جنت میں رزق دیا جاتا ہے، حالانکہ ان کے اجسام کو مٹی کے اندر دفن کر دیا گیا، ان کی ارواح زندہ وجاوید ہیں جیسا کہ تمام ایمان والوں کی ارواح ہیں، مگر شہداء کو شہادت کے وقت سے جنت میں رزق دیے جانے کی فضیلت عطا فرمادی گئی، یہ سمجھ لیں گویا ان کے لیئے دنیاوی حیات دائمی ہوگی۔

دیگر علماء کی بات کرتے ہوئے امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شہداء کی زندگی ثابت شدہ اور محقق ہے، ان کی ارواح ان کی طرف ان کی قبور میں لوٹا دی جاتی ہیں اور وہ نعمتوں سے شادباد ہوتے ہیں، جس طرح کافروں کو ان کی قبروں میں زندہ کر دیا جاتا ہے اور انہیں عذاب دیا جاتا ہے، مگر شہداء کی بڑی عظمت ہے انہیں جنت کے پھلوں سے رزق دیا جاتا ہے اور وہ جنت کی ہوا بھی پاتے ہیں حالانکہ ابھی (جسمانی لحاظ سے) جنت میں موجود نہیں ہیں۔17

شہداء اور ان کو غسل دینے کا شرعی حکم

حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ، حضرت امام مالک، حضرت امام شافعی اور حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 15-12-2025

یہ نظریہ ہے کہ تمام شہداء کو غسل دیا جائے گا اور ان پہ نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی، ہاں وہ شہداء جنہیں خالصتاً دشمن کے ساتھ جنگ کے دوران میدان جنگ میں شہید کر دیا جائے تو ان کو غسل نہیں دیا جائے گا، کیونکہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس کے بارے میں واضح حدیث موجود ہے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احد کے شہداء کے متعلق یہ ارشاد فرمایا:

ادفنوهم في دمائهم يعني يوم أحد ولم يغسلهم۔18

تم ان شہداء کو ان کے خون سمیت دفن کر دو، اس سے مراد احد کا دن ہے، نبی کریم علیہ السلام نے انہیں غسل نہیں دلوایا۔

شہید کے ہتھیار اور زائد کپڑوں اور کفن کا حکم

اس کے متعلق حضرت امام قرطبی علیہ الرحمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی ایک روایت پیش کرتے ہوئے یوں رقمطراز ہیں:

عن ابن عباس قال أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقتلى أحد أن ينزع عنهم الحديد والجلود، وأن يدفنوا بدمائهم وثيابهم۔19

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احد کے شہداء کے متعلق یہ ارشاد فرمایا: ان شہداء کے ہتھیار اور زرہیں اتار لی جائیں اور انہیں خون اور ان کے کپڑوں سمیت دفن کر دیا جائے۔

غیر کفن اشیاء کا حکم

شہید کے جسم پر جو چیزیں بطور کفن نہ ہوں انہیں اتار لیا جائے جیسے پوستین ہے، زرہ ہے، ٹوپی ہے، ہتھیار ہیں، روئی کا کپڑا ہے، اور اگر مسنون کفن میں کچھ کمی واقع ہو جائے تو اس میں اضافہ کر لیا جائے، پائجامہ نہ اتارا جائے اور اگر مسنون کفن کم ہے اور پورا کرنے کے لیئے کچھ بھی نہیں ہے تو پوستین اور روئی کا کپڑا بھی نہ اتارا جائے، شہید کے سارے کپڑے اتار کر نئے سرے سے کپڑے پہنا دینا مکروہ ہے۔20

شہید اور اس کی نمازِ جنازہ

حضرت امام مالک، حضرت امام لیث، حضرت امام شافعی، حضرت امام احمد اور داؤد رحمہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہ نظریہ ہے کہ شہداء پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھی جائے گی، دلیل کے طور پہ وہ بخاری شریف میں موجود حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت پیش کرتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ شہداء احد میں سے دو دو کو ایک کپڑے میں جمع فرماتے تھے اور پھر پوچھتے "أيهم أكثر أخذا للقرآن" کہ ان میں سے قرآن کریم زیادہ کس کو یاد ہے؟ جب نبی پاک علیہ السلام کی بارگاہ میں کسی کا عرض کیا جاتا تو آقا علیہ السلام اسے قبر میں آگے رکھتے اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا میں قیامت کے دن ان پر شہادت دوں گا، نبی کریم علیہ السلام نے ان شہداء کو خون میں دفن کرنے کا حکم دیا، نہ انہیں غسل دیا گیا اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی۔21

جبکہ بصرہ، کوفہ اور شام کے تمام فقہاء کا اس بات پر اجماع ہے کہ شہداء کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، اس کے متعلق بہت سارے آثار اور احادیث موجود ہیں، جیسا کہ مسند امام احمد بن حنبل ودیگر کتب احادیث کے اندر یہ واضح روایات موجود ہیں جس کے راوی حضرت سیدنا عقبہ بھی عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، بیان کرتے ہیں:

"أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى على قتلى أحد بعد ثمان سنين. 22

رسول پاک ﷺ نے آٹھ سال کے بعد شہداء احد پہ نمازِ جنازہ ادا فرمائی، فی الفور نمازِ جنازہ ادا نہ کرنے میں علماء نے کافی ساری حکمتیں بیان کی ہیں ان میں سے ایک حکمت یہ ہے کہ جنگی حالات کی بنیاد پہ انہیں جلد دفن کر دیا گیا، مگر بعد میں نبی پاک علیہ السلام نے ان پہ نماز جنازہ پڑھی جیسا کہ بیان کر دیا گیا۔

حضرت امام خازن علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

وَلَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ قُتِلُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتًا ‌ؕ بَلۡ اَحۡيَآءٌ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ يُرۡزَقُوۡنَ 23

اس آیت کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے جواباً ارشاد فرمایا: کہ ہم نے بھی اس کے بارے میں رسول پاک ﷺ سے سوال کیا تھا تو ہمیں ہمارے آقا ﷺ نے یہ جواب ارشاد فرمایا تھا کہ شہداء کی ارواح سبز رنگ کے پرندوں کے اجسام میں ہوتی ہیں اور ان کے لیئے عرش عظیم کے ساتھ معلق روشن چراغ ہیں ان کی ارواح سبز پرندوں کے جسموں کی صورت میں جہاں چاہتی ہیں سیر کرتی ہیں اور پھر انہی چراغوں میں آ کے آرام کے لیئے ٹھہر جاتی ہیں اور پھر اس کے بعد ان کا پروردگار ان پہ خاص توجہ فرماتا ہے اور پوچھتا ہے کہ کیا تم کچھ چاہتے ہو؟ تمہاری کوئی آرزو ہے؟

وہ جواباً عرض کرتے ہیں ہم کیا چاہیں؟ ہماری کیا چاہت ہو سکتی ہے؟ ہم تو جنت میں جہاں چاہتے ہیں چلے جاتے ہیں، گھومتے ہیں، پھرتے ہیں، یہ بات تین بار فرمائی گئی، جس وقت انہوں نے دیکھا کہ بغیر مانگے ہمیں چھوڑا نہیں جائے گا اور کچھ نہ کچھ جواب ضرور دینا پڑے گا تو انہوں نے اپنے پاک پروردگار کی بارگاہ میں عرض کیا"اے ہمارے خالق ومالک ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری ارواح ہمارے جسموں میں لوٹا دی جائیں یعنی ہمیں زندہ کیا جائے اور دنیا میں بھیجا جائے تا کہ تیرے رستے میں دوبارہ ہمیں شہید کیا جائے، جس وقت اللہ نے دیکھا کہ انہیں اب اور کوئی خواہش نہیں ہے تو پھر اس کے بعد انہیں چھوڑ دیا۔

اسی طرح جو حدیث حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد محترم کے متعلق ہے اس پر بھی حضرت امام خازن رحمہ اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا ہے جس کو تفصیل کے ساتھ تفسیر قرطبی میں ذکر کر دیا گیا، جس وقت وہ غمزدہ ہو کے حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں آئے تھے تو نبی پاک ﷺ نے ان سے ان کے غم کی وجہ پوچھی تھی اور انہوں نے جواباً اپنے ابا جی کی شہادت کا بتایا تھا تو نبی کریم ﷺ نے انہیں وہ خوشخبری سنائی تھی اور وہ اعزاز بتایا تھا جو اعزاز ان کے والد صاحب کو اللہ کی

CC BY

جانب سے عطا فرمایا گیا تھا، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے والد صاحب نے یہ عرض کیا تھا کہ ہمارے بعد جو زندہ لوگ ہیں انہیں ہماری زندگی کے متعلق کون بتائے گا؟ اس وقت اللہ کریم نے سورہ آل عمران کی آیت نمبر 169 نازل فرمائی تھی۔24

نتائج

حضرت امام قرطبی علیہ الرحمہ کے تفسیری اقتباس کو دیکھا جائے تو اس میں سے ہمیں جو نکات ملتے ہیں وہ یہ ہیں کہ شہداء زندہ ہیں اور انہیں اللہ کریم کی طرف سے رزق دیا جاتا ہے، اسی طرح حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد محترم کی شہادت کے متعلقہ حدیث طیبہ کو دیکھا جائے تو اس سے بھی یہ بات ہمارے سامنے آتی ہے کہ شہداء کی ارواح کو جنت میں خاص قسم کی نعمتیں مہیا ہیں اور اللہ کریم ان سے براہ راست کلام بھی فرماتا ہے، اس کے ساتھ حضرت امام قرطبی علیہ الرحمہ نے شہید کو غسل دینے کے متعلق تفصیلی کلام فرمایا، کہ شہید کو غسل نہیں دیا جائے گا، دفن کی بات کی جائے تو انہیں ان کے خون سمیت دفن کر دیا جائے گا، البتہ جو غیر ضروری اشیاء ہیں وہ شہید کے جسم سے اتار لی جائیں گی اور سب سے اہم چیز شہید کا نماز جنازہ ہے، اس پہ حضرت امام قرطبی علیہ الرحمہ کا نقطہ نظر یہ ہے کہ شہید کی نمازِ جنازہ میں اختلاف ہے راجح مؤقف یہی ہے کہ شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

امام خازن علیہ الرحمہ کے تفسیری اقتباس کی بات کی جائے تو انہوں نے بھی اپنی تفسیر میں یہ بات واضح کی ہے کہ شہداء کی مقدس ارواح سبز رنگ کے پرندوں کی صورت میں جنت میں گھومتی ہیں، سیر کرتی ہیں اور عرش عظیم کے قریب ان کے آرام کرنے کا مقام موجود ہے، ساتھ ہی ساتھ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد محترم کی شان میں وارد حدیث کے ذریعے امام خازن علیہ الرحمہ یہ بیان فرماتے ہیں کہ شہداء دنیا میں واپس آ کے دوبارہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے کی تمنا کرتے ہیں۔

حوالہ جات

1۔ الصفدی، صلاح الدین خلیل بن ایبک، الوافی بالوفیات، دار إحیاء التراث بیروت، 1420ھ، ج13 ص66

2۔ النووی، أبو زکریا محي الدین یحیی بن شرف، ریاض الصالحین، کتاب الادب، باب حفظ السر، رقم الحدیث 686، مؤسسة الرسالة بیروت لبنان 1419ھ، ج1 ص230

3۔ ابنِ سعد، ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع، الطبقات الکبری، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، ج3 ص56

4۔ مخلوف، محمد بن محمد بن عمر، شجرہ النور الزکیہ فی طبقات المالکیہ، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، 1424ھ، ج2 ص105

5۔ البکری الاندلسی، ابو عبید عبد اللہ بن عبد العزیز، معجم ما استعجم من أسماء البلاد والمواضع، عالم الکتب بیروت، 1403ھ، ج2 ص641

6۔ المبارکپوری، صفی الرحمن، الرحیق المختوم، دار الہلال بیروت، ج1 ص266

7۔ البخاري، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب فضل من شہد بدرا، رقم الحدیث 3989، دار طوق النجاہ، 1422ھ، ج5 ص78

8۔ الصالحی الشامی، محمد بن یوسف، سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرہ خیر العباد، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، 1414ھ، ج6 ص42

9۔ سورۃ آل عمران 169:3

10 ۔ ابنِ ہشام، عبدالملک بن ہشام بن ایوب الحمیری، السیرۃ النبویہ لابن ھشام، شرکہ مکتبہ ومطبعہ مصطفیٰ البابی الحلبی مصر، 1375ھ، ج 2 ص 183-187

11۔ مسلم، مسلم بن الحجاج النیشاپوری، صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاہ، باب استحباب القنوت فی جمیع الصلاہ اذا نزلت، رقم الحدیث 677، دار احیاء التراث العربی بیروت۔ ج1 ص 468

12۔ القرطبی، محمد بن احمد، الجامع لاحکام القرآن (تفسیر القرطبی)، دار الکتب المصریہ القاہرہ، 1384ھ، ج4 ص 268، البغوی، أبو محمد الحسین بن مسعود، شرح السنۃ، کتاب الفضائل، باب قتل اہل بئر معونہ، رقم الحدیث 3790، المکتب الاسلامی، دمشق بیروت، 1403ھ، ج13 ص 395

13۔ سورۃ التوبۃ 59:9

14۔ سورۃ آل عمران 169:3

15 ۔ الحاکم، ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ النیشاپوری، المستدرک علی الصحیحین، کتاب التفسیر، تفسیر سورہ آل عمران، رقم الحدیث 3165، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، 1411ھ، ج2 ص 325

16۔ تفسیر قرطبی ج4 ص 268، الترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ، سنن الترمذی، ابواب تفسیر القرآن، باب: ومن سورہ آل عمران، رقم الحدیث 3010، شرکہ مکتبہ ومطبعہ مصطفیٰ البابی الحلبی مصر، 1395ھ، ج5 ص 230

17۔ تفسیر قرطبی ج4 ص 269

18 ۔ صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب الصلاہ علی الشہید، ج2 ص 91

19 ۔ أبو داود، سلیمان بن الاشعث السجستانی، سنن أبي داود، کتاب الجنائز، باب فی الشہید یغسل، رقم الحدیث 3134، المکتبہ العصریہ صیدا بیروت، ج3 ص 195

20۔ البلخی، نظام الدین وآخرون (لجنۃ علماء برئاسۃ نظام الدین البلخي) الفتاوی الھندیہ، دار الفکر، 1310ھ، ج1 ص 168

21۔ صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب الصلاہ علی الشہید، ج2 ص 91

22۔ تفسیر قرطبی ج4 ص 274-268، الشیبانی، ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل، مسند الامام احمد بن حنبل، مسند الشامیین، رقم الحدیث 17403، مؤسسۃ الرسالۃ، 1421ھ، ج28 ص 621

23۔ سورۃ آل عمران 169:3

24۔ الخازن، علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم، لباب التاویل فی معانی التنزیل (تفسیر خازن) دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، 1415ھ، ج1 ص 317

.1Al-Safadi, Salah al-Din Khalil bin Aibak, al-Wafi Balufiyat, Dar Ihya al-Tarath Beirut, 1420 AH, vol. 13, p. 66

CC BY

.2Al-Nawwi, Abu Zakaria Muhyiddin Yahya bin Sharaf, Riaz al-Saliheen, Kitab al-Adab, Chapter Hifz al-Asr, Number of Hadith 686, Al-Risalah Foundation Beirut Lebanon 1419 AH, Vol. 1 p. 230

.3Ibn Sa'd, Abu Abd Allah Muhammad Ibn Sa'd Ibn Muni', Tabaqat Al-Kubri, Dar Al-Kitab Al-Ulamiya Beirut, Lebanon, vol. 3, p. 56.

.4Makhlouf, Muhammad bin Muhammad bin Umar, Shajra al-Nur al-Zakiyya fi Tabaqat al-Malikiyyah, Dar al-Kutub al-Ulamiya Beirut, Lebanon, 1424 AH, vol. 2, p. 105

.5Al-Bakri al-Andalusi, Abu Ubaid Abdullah bin Abdul Aziz, Mujam ma istajmam min Asma al-Bilad wa al-Mawwaza, Alam al-Kutub Beirut, 1403 AH, vol. 2, p. 641

.6Al-Mubarakpuri, Safi-ur-Rahman, Al-Rahiq Al-Makhtoum, Dar Al-Hilal, Beirut, vol. 1, p. 266

.7Al-Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahih Al-Bukhari, Kitab Al-Mughazi, Chapter Fazl min Shahd Badra, Number of Hadith 3989, Dar Tuq al-Najah, 1422 AH, Vol. 5, p. 78

.8Al-Salihi al-Shami, Muhammad bin Yusuf, Sibal al-Huda and al-Rashad fi Seerah Khair al-Abad, Dar al-Kitab al-Ulamiya Beirut, Lebanon, 1414 AH, vol. 6, p. 42

.9Surah Al-Imran 3:169

.10Ibn Hisham, Abdul Malik bin Hisham bin Ayyub Al-Humairi, The Prophet's Biography of Ibn Hisham, Shirkah Maktaba and Printing House Mustafa Al-Babi Al-Halabi Egypt, 1375 AH, Vol. 2, pp. 187-183

.11Muslim, Muslim bin Al-Hajjaj Al-Nishaburi, Sahih Muslim, Kitab Al-Masjids and Places of Prayer, Chapter on the Recommendation of Qunoot in All Prayers When It is

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 15-12-2025

Descended, Hadith No. 677, Dar Ihya Al-Turat Al-Araby Beirut. Vol. 1, p. 468

.12Al-Qurtubi, Muhammad ibn Ahmad, Al-Jami' La-Ihkam Al-Qur'an (Tafsir Al-Qurtubi), Dar Al-Kutb Al-Masriya Cairo, 1384 AH, Vol. 4, p. 268, Al-Baghawi, Abu Muhammad Al-Hussein ibn Mas'ud, Sharh Al-Sunnah, Kitab Al-Fada'il, Chapter on Killing the People of Bir Ma'una, Hadith No. 3790, Al-Muktab Al-Islami, Damascus Beirut, 1403 AH, Vol. 13, p. 395

.13Surah At-Tawbah 9: 59

.14Surah Al-Imran 3: 169

.15Al-Hakim, Abu Abdullah Muhammad ibn Abdullah Al-Nishapuri, Al-Mustadrak Ali Sahiheen, Kitab Al-Tafsir, Tafsir Surah Al-Imran, Hadith No. 3165, Dar Al-Kutb Al-Ilmiyyah Beirut, Lebanon, 1411 AH, Vol. 2, p. 325

.16Tafsir al-Qurtubi, vol. 4, p. 268, al-Tirmidhi, Abu Isa Muhammad ibn Isa ibn Surah, Sunan al-Tirmidhi, Chapters of Tafsir al-Quran, Chapter: And from Surah Al-Imran, Hadith No. 3010, Shirkah Maktaba and Printing House Mustafa al-Babi al-Halabi, Egypt, 1395 AH, vol. 5, p. 230

.17Tafsir al-Qurtubi, vol. 4, p. 269

.18Sahih al-Bukhari, Kitab al-Jana'iz, Chapter on Praying for the Martyr, vol. 2, p. 91

.19Abu Dawud, Sulayman ibn al-Ash'ath al-Sijistani, Sunan abi Dawud, Kitab al-Jana'iz, Chapter on Washing the Martyr, Hadith No. 3134, Al-Muktabeh al-Asriya, Saida, Beirut, vol. 3, p. 195

.20Al-Balkhi, Nizam al-Din and Akhroon (Committee of Scholars under the Chairmanship of Nizam al-Din Al-Balkhi) Al-Fatawi al-Hindia, Dar al-Fikr, 1310 AH, Vol. 1, p. 168

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X
Publication Date: 15-12-2025

.21Sahih Al-Bukhari, Kitab Al-Janaiz, Chapter Al-Salah Ali Al-Shaheed, Vol. 2, p. 91

.22Tafsir al-Qurtubi, Volume 4, pp. 274-268, Al-Shaibani, Abu Abdullah Ahmad ibn Muhammad ibn Hanbal, Musnad al-Imam Ahmad ibn Hanbal, Musnad al-Shamayin, Hadith No. 17403, Al-Risaal Foundation, 1421 AH, Vol. 28, p. 621

.23Surah Al-Imran 3:169

.24Al-Khazan, Aladdin Ali Ibn Muhammad Ibn Ibrahim, Labab al-Taweel fi Ma'ani al-Tanzir (Tafseer Khazan) Dar al-Kitab Al-Ulamiya Beirut Lebanon, 1415 AH, vol. 1 p. 317

CC BY